100274-غار حراء اور غار ثور ميں جانے كا حكم

سوال

ديكھنے اور بطور مطالعہ كے غار حراء ميں جانے كا حكم كيا ہے، اور اگر يہ حج كے ايام ميں ہو تو كيا اس كا حكم مختلف ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو غار حراء ميں جانے كا مقصد اللہ كا قرب حاصل كرنا ہو تو يہ نئى ايجاد كردہ بدعت ہے اس كى كوئى شرعى دليل نہيں ملتى، اور پھر عبادات ميں اصل توقيف ہے يعنى جس طرح عبادات مشروع ہيں اسى طرح بجالانا ہونگى ان ميں كوئى كمى يا زيادتى نہيں كى جا سكتى، لہذا وہى مشروع ہوگى جو اللہ تعالى نے يا پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مشروع كى ہو.

اور اگر صرف ديكھنے اور مطالعہ كى غرض سے ہو تو اس سے نہيں روكا جا سكتا، ليكن اگر انسان كو خدشہ ہو كہ جاہل قسم كے لوگ اس سے دھوكہ كھائينگے اور جائز سمجھنا شروع كر دينگے اور وہ بھى اس كى اقتدا كرينگے اور وہاں جانا قرب كا باعث اور عبادت خيال كرينگے تو پھر ديكھنے اور مطالعہ كى غرض سے بھى وہاں جانا جائز نہيں.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں :

" مكہ مكرمہ ميں مسجد حرام كے علاوہ باقى دوسرى مساجد كى زيارت كرنا مثلا صفا پہاڑى سے نيچے جو مسجد بنائى گئى ہے اور جو ابو قبيس پہاڑ كے دامن ميں مسجد ہے يا دوسرى مساجد ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور صحابہ كرام كے آثار پر بنائى گئى ہيں، نہ تو ان كى زيارت كرنا سنت ہے، اور نہ ہى آئمہ كرام ميں سے كسى نے اس كى مستحب قرار ديا ہے.

بلكہ مشروع تو يہ ہے كہ خاص كر مسجد حرام ميں جايا جائے، اور باقى مشاعر مقدسہ يعنى ميدان عرفات اور مزدلفہ اور صفا و مروہ اور اسى طرح پہاڑوں پر جانا اور مكہ كے ارد گرد مشاعر مقدسہ كے علاوہ دوسرى جگہوں مثلا جبل حراء اور منى كے قريب پہاڑ جس كے متعلق كہا جاتا ہے كہ وہاں فداء كا قبہ تھا وغيرہ جگہوں ميں جانا نہ تو سنت ہے اور نہ رسول ان جگہوں كى زيارت كرنا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے، بلكہ ايسا كرنا بدعت شمار ہو گا " انتہى

ماخوذ از : مجموع فتاوى ابن تيميۃ (144/26).

شيخ الاسلام رحمہ اللہ نے يہ بھى ذكر كيا ہے كہ :

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنا چوتھا عمرہ حجۃ الوداع كے ساتھ ادا كيا اور آپ صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ بہت سارے مسلمان تھے آپ سے پيچھے كوئى بھى مسلمان نہيں رہا مگر جسے اللہ نے چاہا، اور اس سارے عرصہ ميں نہ تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور نہ ہى كوئى صحابى غار حراء گئے اور نہ ہى اس كى زيارت كى اور اس كے علاوہ مكہ كے ارد گرد كسى اور جگہ كى زيارت بھى نہيں كى، وہاں صرف عبادت مسجد حرام ميں اور صفا و مروہ كے مابين سعى ميں اور منى و مزدلفہ اور ميدان عرفات ميں..

پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بعد خلفاء راشدين اور باقى سابقين اولين صحابہ كرام بھى كبھى غار حراء ميں نہيں گئے اور نہ ہى وہاں جا كر نماز ادا كى اور نہ ہى اس ميں دعاء كى.

يہ تو معلوم ہى ہے كہ اگر ايسا كرنا مشروع اور مستحب ہوتا جس پر اللہ تعالى اجرو ثواب ديتا ہے تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو سب لوگوں سے زيادہ اس كا علم ہوتا، اور آپ صلى اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام بھى اس كو جانتے ہوتے، كيونكہ صحابہ كرام سب سے زيادہ اس كا علم ركھتے تھے، اور اپنے بعد آنے والوں كو اس كى رغبت ديتے.

جب ان میں سے کسی ایک نے بھی اس کی طرف التفات بھی نہیں کیا تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ نئی ایجاد کردہ بدعت ہے جسے وہ عبادت اور اللہ کا قرب اور اطاعت شمار نہیں کرتے تھے، اس لیے جس نے بھی اسے عبادت اور اللہ کا قرب اور اطاعت قرار دیا تو اس نے صحابہ کرام کے علاوہ کسی اور کا طریقہ اختیار کیا اور دین میں وہ چیز مشروع کی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی" انتہی

ماخوذ از: اقتضاء الصراط المستقیم (425).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جبل نور پر چڑھتے اور اترتے ہوئے کئی ایک حجاج کے گرنے کا حادثہ ہو چکا ہے، بعض لوگ یہ تجویز دیتے ہیں کہ وہاں سیڑھیاں تعمیر کر کے باقی ساری اطراف میں لوہے کی جالی لگا کر بند کر دیا جائے تاکہ صرف مخصوص کردہ راستہ سے ہی اوپر اور نیچے آجا سکیں کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" مذکورہ غار پر جانا نہ تو حج کے شعار میں شامل ہے اور نہ ہی اسلام کی سنت میں، بلکہ یہ بدعت اور اللہ کے ساتھ شرک کے ذرائع میں شامل ہوتا ہے، اس بنا پر لوگوں کو وہاں چڑھنے سے روکنا چاہیے، اور اوپر جانے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے وہاں سیڑھیاں تعمیر نہیں کریں؛ تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کیا جا سکے:

"جس کسی نے بھی ہمارے اس معاملہ (دین) میں کوئی ایسا کام نکالا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

متفق علیہ.

وحی کے نزول کی ابتدا ہونے کو چودہ صدیوں سے زیادہ عرصہ بیت چکا ہے، ہمارے علم میں تو نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء میں سے کسی ایک خلیفہ نے اور یا کسی صحابی نے ایسا کیا ہو، بلکہ آئمہ کرام میں سے بھی کسی ایک سے ایسا کرنا ثابت نہیں جنہیں ماضی کی تاریخ میں مشاعر مقدسہ کی ذمہ داری سونپی گئی کہ انہوں نے ایسا کیا ہو.

اور پھر یہ یاد رکھیں کہ ساری خیر و بھلائی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ کی اتباع کرنے میں ہے، اور یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج کے موافق ہے اور پھر شرک کے سد ذرائع میں شامل ہوتا ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (359/11).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بعض لوگ عمدا غار حراء میں یہ خیال کرتے ہوئے جاتے ہیں کہ ایسا کرنا سنت ہے، حالانکہ ایسا نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو نبوت سے قبل غار حراء میں کئی راتیں عبادت کیا کرتے تھے، اور جب آپ پر وحی نازل ہوئی تو آپ غار حراء میں ہی تھے، لیکن اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نہیں گئے اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کوئی صحابی وہاں گیا.

مکہ میں ایک اور غار بھی ہے جہاں لوگ جاتے ہیں اور وہ غار ثور کہلاتی ہے جس میں ہجرت کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھپے تھے، لوگ وہاں جانے کو بھی قرب کا باعث سمجھتے ہیں، نہ تو یہاں جانا سنت ہے، اور نہ ہی اللہ کے قرب کا باعث ہے، لیکن اگر کوئی شخص صرف اس لیے غار حراء یا غار ثور پر جاتا ہے کہ وہ اس کو دیکھ سکے لیکن وہ اسے قرب نہ سمجھتا ہو تو کیا اسے بھی روکا جائیگا اور یہ عمل غلط کہلائے گا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ :

اس کا انکار نہیں کیا جائیگا، بلکہ انکار اس شخص پر ہوگا یا اس شخص کو روکا جائیگا جو وہاں جانے کو قرب سمجھتا ہو اور ایسا کر کے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہو" انتہی

ماخوذ از : اللقاء الشہری (3/65).

واللہ اعلم.